Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

پاکستان معاشرے میں خواتین پر جنسی تشدد: انسدادِ واقعات کے لیے نبوی فرامین کا مطالعہ

Sexual Violence Against Women in Pakistani Society: A Study of Prophetic Commands for Countering Incidents

Ahmad Abbas*
Education Department, Punjab
Dr. Nadeem Abbas**
Lecturer NUML, ISLAMABAD

ABSTRACT

Sexual violence is an evil deed that is the major obstacle to women's advancement in the society. Sexual violence is an international issue. The governments of East and West are working hard to prevent sexual violence. Due to the negative effects of modern civilization and some anti-religious tendencies in the society, the incidents of sexual violence have also increased in Pakistan. There are different forms of sexual violence and various reasons behind this like late marriage, disobedience of veil orders, lack of ethical training, negative use of means of communication, distance from Islamic teachings., non-punishment for sexual violences, as well as widespread non-Islamic customs in society, such as mixed gatherings and the notion of caste. We will take a closer look at the above-mentioned causes of increasing sexual violence in the society. At the same time, we will try to find out the solutions of the issue in the light of the Seerah of the Holy Prophet (saww). We shall also seek guidance and strategies in the light of Seerah of the Holy Prophet to protect women from sexual violence in the society?

Keywords: *Sexual violence, woman, veil, serah, marriage*

تمہید

جنسی تشدد ایک مکروہ عمل ہے، نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہر قسم کے بے جا تشدد کی نفی کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے پہلے عربوں میں عورت کو ایک ملکیت سمجھا جاتا تھا انہیں کسی قسم کے حقوق نہ تھے۔ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے عورت کو ایک معاشرتی مقام دیا جو عزت و آبرو کا مقام تھا۔ بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے اسلام نے عورت کے حقوق کو معین کر دیا اور اس کی حیثیت کو طے کر دیا۔ بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے عورت

CC BY

کو جنسی حملوں سے بچانے کے لیے اسلام نے دو طرح کی حکمت عملی اختیار کی پہلی یہ کہ بیٹی، بیوی اور ماں کو پردے اور معاشرتی زندگی کے ایسے قوانین دیے جن میں عورت کا تحفظ ہوتا ہے دوسرا باپ، شوہر اور بیٹے کی صورت میں حفاظت کرنے والے عطا کیے جو ہر جگہ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جنسی حملوں سے بچانے کے لیے پورا ایک نظام دیا جس پر عمل سے معاشرے میں اطمنان آتا ہے۔ حیا، عفت اور پاکدامنی کو عورت و مرد ہر دو کا زیور قرار دیا۔ ہم سب سے پہلے یہ جا جنسی تشدد اور اس کی اقسام کو جانیں گے۔

جنسی تشدد : جنسی تشدد دو الفاظ جنسی اور تشدد سے مل کر بنا ہے۔ جنسی کو انگلش میں (sex) کہتے ہیں مگر یہاں یہ عام معنی میں ہے ہر وہ عمل جو بلاواسطہ یا بالواسطہ اس فطری تعلق کی طرف ابھارے۔ تشدد کے کئی لغوی معانی بیان ہوئے ہیں:۔ **تشدد :** تشدد کا لفظ باب تفعل کا مصدر ہے جو ثلاثی مزید فیہ کا باب ہے۔ اگر اس کے حرورف اصلی کو ملاحظہ کیا جائے تو وہ ش-د-د ہیں ۔ عربی زبان سے اسم مشتق ہے اس کے معنی سختی ،زیادتی، جبر شدت ظلم ،تعصب اور تقید "مستعمل ہیں۔[1] کیمرج ڈکشنری کے مطابق:

Actions that are words or intended to hurt people[2] یعنی ایسے الفاظ یا عمل جو تکلیف دہ ہوں۔

تشدد کے متضاد جو اصطلاح استعمال ہوتی ہے وہ ہے عدم تشدد ہے عرب کہتے ہیں تعرف الاشیاء باضدادھا یعنی چیزیں اپنے سے متضاد چیزوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ عدم تشدد، تشدد کے متضاد ہے یعنی جبر اور ظلم کا معاملہ نہ کرنا محبت اور آرام سے پیش آنا ۔ کیمرج ڈکشنری نے عدم تشدد کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

A situation in which someone avoids fighting or using physical force.[3]

ایسی صورتحال جس میں طاقت کے استعمال اور لڑائی سے بچا جاتا ہے۔

تشدد کا معنی واضح ہو گیا کہ ایسی صورتحال جس میں طاقت استعمال کی جائے لڑائی ہو، جبر و ظلم کو معاملہ کیا جائے تو یہ تشدد کہلائے گا۔ اب دیکھتے ہیں کہ جنسی تشدد کی تعریف ماہرین نے کیا کی ہے؟ کینڈا کے جنسی سنٹر کے ماہرین کے مطابق جنسی تشدد کی تعریف یہ ہے:

“Sexual violence is a broad term that describes any violence, physical or psychological, carried out through sexual means or by targeting sexuality”.[4]

فیکٹ شیٹ کے مصنف نے جنسی تشدد کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

“Sexual violence means that someone forces or manipulates someone else into unwanted sexual activity without their consen.”t[5]

ان تمام تعریفوں سے چند امور سامنے آتے ہیں: ۱۔ جنسی تشدد جسمانی اور نفسیاتی ہر دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ ۲۔ جنسی تشدد میں طرفین میں سے ایک کی مرضی شامل نہیں ہوتی۔ ۳۔ جنسی تشدد اشارے، کنایے، رویے اور ہر ایسے طرز عمل کو شامل ہے جس میں جنس مخالف کو مرضی کے بغیر جنسی تعلق کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی جائے۔

پاکستان اور دنیا میں جنسی تشدد کے واقعات

خواتین پر جنسی تشدد ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے، دنیا بھر کی حکومتیں اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ نئے قوانین بن رہے ہیں، ان کے نفاذ کو بہتر بنایا جا رہا ہے مگر پھر بھی دنیا میں جنسی تشدد ایک بڑے مسئلے کی شکل میں موجود ہے۔ یہ نظریاتی، ثقافتی، معاشی اور قبائلی اشکال رکھتا ہے۔ چند رپورٹس ملاحظہ ہوں: امریکہ میں ہر پانچ میں سے ایک خاتون کا زندگی میں کسی نا کسی وقت ریپ ہوا ہے اور مردوں میں یہ تعداد اکہتر میں ایک ہے۔[6] امریکہ میں جنسی تشدد کے اکیانوے فیصد واقعات عورتوں کے خلاف ہوتے ہیں۔[7] دنیا کے وہ ممالک جہاں سب سے زیادہ خواتین کے ساتھ ریپ کیا جاتا ہے ان کی ایک لاکھ میں تعداد کے ساتھ فہرست مندرجہ ذیل ہے:

عصمت دری کی سب سے زیادہ شرح والے نو ممالک (فی 100,000 شہریوں پر واقعات کی تعداد) یہ ہیں:

نمبر شمار	ملک کا نام	فی 100,000 تعداد
۱	جنوبی افریقہ	(132.4)
۲	بوٹسوانا	(92.9)
۳	سوازی لینڈ	(77.5)
۴	برمودا	(67.3)
۵	سویڈن	(63.5)
۶	سورینام	(45.2)
۷	کوسٹاریکا	(36.7)
۸	نکاراگوا	(31.6)
۹	گریناڈا	[8](30.6)

حیران کن طور پر اس میں سویڈن جیسے ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جنسی تشدد کی وجہ صرف تعلیمی کمی، کم ترقی یافتہ ہونا یا کسی خاص مذہب سے تعلق ہونا نہیں ہیں بلکہ یہ انتہائی ترقی یافتہ ملک میں اتنی کثرت سے ہو رہا ہے کہ وہ دنیا کے دس سب سے زیادہ ریپ کیے جانے والے ممالک میں ہے۔ اس رپورٹ میں کوئی مسلمان ملک شامل نہیں ہے اس کی بنیادی وجہ وہ اسلامی احکام ہیں جو کسی بھی مرد کو عورت پر جنسی حملہ کرنے سے روکتے ہیں۔ پاکستان میں جنسی تشدد کی صورتحال کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل رپورٹوں کا ملاظہ کریں: "ہر روز جنسی زیادتی کے نو واقعات ہوتے

ہیں۔بچیوں سے زیادتی کے حوالے سے چھ سے پندرہ سال کی عمر سب سے خطرناک ہے۔یہ تعداد رپورٹ ہوئے کیسز کی ہے بہت سے کیسز ایسے ہیں جو رپورٹ ہی نہیں ہوتے۔"[9]"عورت فاؤنڈیشن کے مطابق ان اعداد وشمار کے علاوہ 500 دیگر خواتین کاروکاری یعنی عزت کے نام پر قتل کی بھینٹ چڑھ گئیں۔"[10]بی بی سی کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق:

"سال 2017 میں بچوں کے اغوا کے 1039 واقعات سامنے آئے جبکہ لڑکیوں کے ساتھ ریپ کے 467، لڑکوں کے ساتھ ریپ کے 366، زیادتی کی کوشش کے 206، لڑکوں کے ساتھ اجتماعی ریپ کے 180 اور لڑکیوں کے ساتھ اجتماعی ریپ کے 158 واقعات رپورٹ ہوئے۔"[11]

"اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسیف کی تیار کردہ بہت سی رپورٹس جنسی تشدد کے بڑھتے اشاریوں کا بتاتی ہیں۔"[12]ایک اسلامی ملک میں جس میں بسنے والوں کی غالب اکثریت مسلمانوں کی ہو ہر سال ایک ہزار خواتین کے ساتھ ریپ ہونا کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔ ہمیں وہ وجوہات جاننا ہوں گی جن کی وجہ سے ریپ ہوتے ہیں۔

جنسی تشدد کی صورتیں

جنسی تشدد کی بہت سی صورتیں بیان کی جاتی ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں:

۱۔ جنسی زیادتی ۲۔ جنسی حملہ ۳۔عصمت دری ۴۔ جنسی طور پر ہراساں ۵۔ بچپن میں جنسی زیادتی

۶۔ڈنڈا مارنا ۷۔ غیر مہذب اشارے ۸۔ نمائش جو جنسی ہراسمنٹ کرے ۹۔اجازت کے بغیر جنسی تصاویر شیئر کرنا

۱۰۔ آن لائن جنسی ہراساں کرنا ۱۱۔ مسلح تصادم کے دوران عصمت دری ۱۲۔سمگلنگ کے ذریعے جنسی استحصال

۱۳۔ناپسندیدہ تبصرے یا لطیفے

سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلام کا جنسی تشدد سے بچنے کا نظام

اسلام نے بڑا بہترین جنسی نظام دیا ہے، اس کے ذریعے جنسی تشدد کو انتہائی کم سطح تک لایا جا سکتا ہے۔یہ نظام خواتین کے تحفظ کا نظام ہے۔اس میں جنسی تشدد کی جڑوں کو کاٹا جاتا ہے۔انسان جنسی تشدد کب کرتا ہے؟ جب حلال طریقے سے اس کی جنسی ضرورت پوری نہیں ہوتی تو وہ حرام طریقے کو اختیار کرتا ہے۔ نبی مکرم نے بلوغت کے بعد جلد شادی کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی تاکہ جب کسی کو فطری حاجت ہو اس کے پاس اسے پورا کرنے کا ذریعہ موجود ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِينِهِ؛ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي**[13]جب کوئی انسان شادی کرتا ہے تو اس کا آدھا دین محفوظ ہو جاتا ہے اور باقی آدھا بھی اللہ کی مدد سے محفوظ ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ نے شادی کو آسان کیا، بیوہ اور مطلقہ سے شادی نہیں کی جاتی تھی یا رغبت کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا آپ ﷺ نے خود بیوہ اور مطلقہ ہر طرح کی خواتین کے ساتھ شادی کر کے یہ سیرت قائم

کی کہ معاشرے میں انہیں تنہا نہ چھوڑا جائے بلکہ ان کو معاشرے کا مثبت حصہ بنایا جائے۔ خواتین پر تشدد کے زیادہ تر واقعات کم عمر بچیوں اور ان بے سہارا خواتین کے ساتھ ہوتے ہیں جو بے سہارا ہو چکی ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان خواتین کو شادی کا بروقت تحفظ دے کر معاشرے سے جنسی تشدد کو ختم کر دیا۔

عورت کے شرعی حقوق کی ادائیگی

بہت سے مسائل کی جڑ عورت کے شرعی حقوق کی عدم ادائیگی اور اس پر بے جا تشدد کرنا ہے۔ اس سے عورت کے ذہن میں باغیانہ سوچ جنم لیتی ہے اور وہ خیانت کاری کا سوچتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ عورت کے تمام شرعی حقوق کو ادا کیا جائے اور اس کا احترام کیا جائے۔ عورت کو مارنے پیٹنے سے پرہیز کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو مارنے پیٹنے اور اسے ایذاء پہنچانے سے منع کیا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: نبی اکرم ﷺ سے کسی نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو اس کو پہناؤ، نہ اس کے چہرے پر مارو اور نہ برا بھلا کہو اور نہ جدائی اختیار کرو، اس کا موقع آ بھی جائے یہ گھر میں ہی ہو۔"[14]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: "تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پیٹنے لگے جس طرح غلام کو پیٹا جاتا ہے اور پھر دوسرے دن جنسی میلان کی تکمیل کے لیے اس کے پاس پہنچ جائے۔"[15] جو خاتون گھر کو سنبھالتی ہے، بچوں کی پرورش کرتی ہے اور جنسی ضروریات کو پورا کر کے معاشرے کو جنسی تشدد سے بچاتی ہے اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے۔

شادی نہ کرنا یا تاخیر سے کرنا

شادی نہ کرنا یا شادی دیر سے کرنا جنسی تشدد کی بنیادی وجوہات میں سے ہے۔ ایک چیز فطرت میں رکھ دی گئی ہے اسے ایک حد تک کنٹرول کیا جا سکتا ہے یا دبایا جا سکتا ہے جب وہ حد کراس ہوتی ہے تو پھر انسان نتائج کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اخلاقیات کے دائروں کا پابند رہتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک آدمی کو پانچ دن تک کھانے پینے کو کچھ نہ دیا جائے اور چھٹے دن اس کے سامنے شراب بھی آئے گی تو وہ اس پر جھپٹ پڑے گا۔ اس کو سمجھنے کے لیے دو رپورٹیں ملاحظہ کریں: "کیتھولک چرچ کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس نے اعتراف کیا ہے کہ مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کی جانب سے راہباؤں کے ساتھ ریپ کیا جاتا ہے۔"[16] "جریدۃ المسلمون میں چھپی ایک رپورٹ کے مطابق اسی فیصد پادری بے راہ روی کا شکار ہیں اور جنسی انحراف میں ملوث پائے گئے ہیں بیس فیصد تو شدید جنسی جرائم میں ملوث ہیں۔"[17] ان رپورٹوں میں مبالغہ آرائی کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی کم از کم یہ بات مسلم ہے کہ شادی نہ کرنے کے نتیجے میں بڑے پیمانے جنسی تشدد ہوتا ہے۔ اس لیے کہ انسان فطرت کی مخالفت ایک حد تک کر سکتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ جنسی تشدد جیسا جرم کر گزرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں تم میں اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ جاننے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں، لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔"[18] اس فرمان سے آپ ﷺ نے واضح کر دیا کہ رہبانیت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دنیا کی تمام نعمات سے لطف اندوز ہونا چاہیے اور ان میں سے ایک بہترین نعمت نکاح ہے۔ ہم چند اہم وجوہات کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا سیرت طیبہ کی روشنی میں جائزہ لیں گے۔

۱۔ مالی استطاعت کا نہ ہونا: مالی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے شادیوں میں غیر ضروری تاخیر کی جاتی ہے جس سے معاشرے میں جنسی تشدد بڑھتا ہے۔ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی سیرت بڑی واضح ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے تین اشخاص کی امداد کا اعلان کیا ہے، ایک پاکیزگی اور عفت کے لئے نکاح کرنیوالے کی دوسرے مکاتب جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرے اللہ عزوجل کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی۔"[19]

۲۔ اچھا رشتہ نہیں ملتا: ایک بہت بڑا مسئلہ اچھے رشتوں کی عدم دستیابی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ان شرائط کا بڑھالینا ہے جو ہم اپنے داماد یا بہو میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف رہنمائی کی ہے کہ کیسا رشتہ آئے تو شادی کر دینی چاہیے: "جب تمہارے پاس ایسے شخص کے نکاح کا پیغام آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دو خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں بہت زیادہ فساد اور فتنہ پھیلے گا۔"[20] نبی اکرم ﷺ نے یہاں فقط دو باتوں کو دیکھنے کا حکم دیا ہے اور وہ دینداری اور اخلاق حسنہ ہیں۔ معاشرے میں بڑھتی طلاق کی ایک وجہ یہی خود ساختہ خواہشات ہیں جن پر رشتہ کیا جاتا ہے۔ اس سے جنسی تشدد میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ خاندان سے باہر رشتہ نہیں کرنا: یہ بڑی اہم وجہ کے طور پر بیان ہوتا ہے کہ رشتہ تو کرنا چاہتے ہیں، رشتے تو بہت آئے ہیں مگر ہم خاندان میں ہی کرنا چاہتے ہیں اور خاندان سے کوئی رشتہ نہیں آرہا۔ اوپر نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ میں واضح ہدایت موجود ہے کہ جس میں دینداری اور اخلاق حسنہ کی صفات ہوں وہ جو کوئی بھی ہو اس کے ساتھ بیٹی بیاہ دو۔۔

۴۔ اعلیٰ تعلیم کا حصول: ایک وجہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے شادی نہ کرنا ہے۔ یہ درست ہے کہ تعلیم حاصل کرنا بہت اچھا عمل ہے جس کی بہت زیادہ تحسین کی گئی ہے مگر یہ کسی بھی طور پر درست نہیں کہ بچی یا بچے کی آدھی عمر گذر جائے اور ان کی شادی نہ کی جائے۔ بچی یا بچے کی ایسی فیملی میں شادی کر لی جائے جہاں پڑھنے کی اجازت ہو یا بچی شرط رکھ لے کہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کروں گی تو اسے کوئی اچھا رشتہ بھی مل جائے گا اور اس کی تعلیم بھی جاری رہے گی۔ **ڈاکٹر محمد تقی لکھتے ہیں:** "اگر تعلیم کا بہانہ لے کر شادی نہ کی جائے تو یہ اس وقت تک جائز و مناسب رہے گا جب تک کہ حرام کا خوف نہ ہو۔ اگر حرام کا اندیشہ ہو تو اس موقع پر شادی فرض ہو جائے گی۔ قرآن کے مطابق شادی آرام و سکون کا ذریعہ ہے اور پڑھائی کے لیے یہی درکار ہوتا ہے نیت ہو تو پڑھائی کی جاسکتی ہے اور اچھی کی جاسکتی ہے۔"[21]

پردے کے احکامات پر عمل نہ کرنا

ہمارے معاشرے میں پردے اور بالخصوص اسلامی پردے کا رواج کم ہو رہا ہے۔اس کی وجوہات کی طرف جائے بغیر جب بچیاں بغیر پردے کے معاشرے میں جائیں گی تو ان بری نظر والوں کا شکار ہو جائیں گی جنہیں اپنی عزت کی پرواہ نہیں اور دوسرے کی عزت کو تار تار کرنا چاہتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماءؓ بنت ابو بکرؓ سے فرمایا: اے اسماءؓ! جب لڑکی بالغ ہو جاتی ہے، تو اسکے سوائے ان اعضاء کے کسی اور کو دیکھنے کی اجازت نہیں "جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اس کے یہ اعضاء دکھائی دیں" اور حضور اکرم انے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی جانب اشارہ فرمایا۔"[22]

ڈاکٹر این فٹن کہتے ہیں:

> "یہ صرف عورت ہی ہے جو دنیا کو فواحش سے بچا سکتی ہے۔گنہا گارانہ زندگی بسر کرنے والی عورتیں مردوں کے عہد کی تاریک یادگاریں ہیں۔ان سے تہذیب اور انسانیت حیاسوز تکلیف اٹھا رہی ہیں۔یہ پیشہ انسانی ترقی کے راستہ میں ایک رکاوٹ ہے لیکن اس پیشہ سے بچنا بھی عورت ہی کا فرض ہے۔"[23]

یہ بات سو فیصد ٹھیک ہے ایک بچی کی اچھی تربیت اور باپردہ زندگی کا مطلب ایک خاندان کی اچھی تربیت اور باپردہ اسلامی اصولوں میں ڈھلی زندگی ہے۔پردہ عورت کا محافظ ہے جو اسے جنسی درندوں کا نشانہ بننے سے روکتا ہے۔بے پردگی سے معاشرے میں جنسی تشدد بڑھ رہا ہے۔

تربیت کا فقدان

ہمارے ہاں پہلے تربیت گھر سے شروع ہو جاتی تھی اب گھر والوں کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔سکول والوں کی نظر میں سب کچھ مارکس کا حصول ہے اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔تربیت کا عمل معاشرے سے نکل سا گیا ہے "حضرت مقداد بن اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے ارشاد فرمایا "زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟" انہوں نے عرض کی: زنا حرام ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول ﷺ نے اُسے حرام کیا ہے اور وہ قیامت تک حرام رہے گا۔رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے (کے گناہ) سے ہلکا ہے۔"[24] زنا تو ایک ہی ہوتا ہے مگر پڑوسی کی بہو بیٹی کے ساتھ کیا جائے تو اس کا گناہ دس زنا کے برابر ہو جاتا ہے۔یہ نہیں بتایا گیا یہ نہیں سمجھایا گیا۔

رابطے کے ذرائع اور ٹی وی کا منفی کردار

جنسی تشدد کی ایک اہم وجہ رابطے کے ذرائع کا بڑھ جانا ہے۔کوئی بھی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔موبائل، انٹرنٹ اور سوشل میڈیا سائیٹس نے رابطوں کو بہت آسان کر دیا ہے۔ہم نے کیسے لوگوں سے ان ذرائع سے رابطہ رکھنا ہے؟ ہم نے یہ

نوجوان نسل کو بتایا ہی نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس کا غلط استعمال بہت زیادہ ہو گیا۔ ان رابطوں سے جہاں اچھے کام ہوئے وہاں جنسی تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ فیس بک رابطہ ہوا یا ٹویٹر پر رابطہ ہوا جو دوستی میں تبدیل ہوا دوسری طرف ایک خیالی شخصیت تھی۔ جب ملاقات کے لیے بلایا تو زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔ صرف فیس بک کو ہی لے لیں ۲۰۱۸ کی ایک رپورٹ کہتی ہے: "کنٹری ہیڈ فیس بک پاکستان علی خورشید کے مطابق پاکستان میں فیس بک صارفین کی تعداد 25 ملین ہو گئی۔"[25] ٹی وی نے معاشرے میں مثبت کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایک جنسی ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اس میں ایسا کلچر پیش کیا جا رہا ہے جو ہمارا نہیں ہے، بچیوں کو گھر سے بھاگنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے کہ کیسے بھاگنا ہے؟ گھر سے بھاگتے ہوئے کون کون سے ڈاکومنٹس لینے ہیں؟ اس سے معاشرے میں جنسی تشدد کو بڑھاوا ملا ہے۔

مغربی تہذیب کے برے اثرات

مغربی تہذیب میں ہر تہذیب کی طرح اچھائیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی ہیں بد قسمتی سے ہمارے فقط اس کے برے اثرات ہی پہنچ رہے ہیں اور ویسے بھی مغربی تہذیب پورا پیکج ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم ایک چیز لے لیں اور دوسری کو چھوڑ دیں۔ اگر ہم نے اس کی کسی ایک قدر کو اپنا لیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے ہم نے دودھ کو دہی لگا دیا۔ وہ ایک قدر جلد یا دیر سے ہماری تہذیب کو نگلنے کی کوشش کرے گی۔ صرف ایک مثال لیتے ہیں مغربی تہذیب کی پیروی میں ہم نے بچیوں کی شادیوں کی عمر اٹھارہ سال کر دی، سامنے اس کی بہت اچھی وجوہات بتائی گئیں کہ لیکن اس کے اثرات پر غور نہیں کیا گیا ، مغرب میں سیکس کے لیے شادی کی ضرورت ہے نہیں ہے۔

اسلامی تعلیمات سے دوری

بڑھتے جنسی تشدد کی اہم وجہ اسلامی تعلمات سے دوری بھی ہے۔ اس کے دو مرحلے ہیں پہلا مرحلہ تو یہ کہ ایک مسلمان کو خواتین کے ساتھ میل میلاپ کے حوالے سے جو ضابطہ دیا گیا ہے اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ جس کے نتیجے میں تعلقات قائم کیے جاتے ہیں اور ان کو بڑھاوا دیا جاتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں جنسی تشدد پر اللہ تعالی نے کیا سزا رکھی ہے اس سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے سمرہ بن جندبؓ کی ایک طویل حدیث مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرمانے ہیں:

> ”میں نے رات کے وقت دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے مقدس سرزمین کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ، اُس میں آگ جل رہی ہے اور اُس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ تھے ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔"[26]

یہ تو وہ سزا ہے جو اللہ تعالی نے زانی اور زانیہ کے لیے رکھی ہے۔ آج معاشرہ میں فرقہ واریت کی تربیت کا نظام میں موجود ہے مگر اسلام کی ان متفقہ قدروں کی تربیت کرنے والا کوئی نہیں ہے جس کی وجہ سے ایک شخص بظاہر مسلمان ہوتا ہے اور وہ جنسی تشدد کا مظاہرہ بھی کرتا ہے۔

جنسی تشدد پر عدم سزا

سزا کا خوف بہت سے لوگوں کو جرم کرنے سے باز رکھتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں مضبوط نظام عدل قائم ہو۔اسلام نے زنا کے حوالے سے جو سزائیں مقرر کی ہیں ان پر سیکولر قوتوں کی طرف سے بہت تنقید کی جاتی ہے لیکن اس کے معاشرتی فوائد سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔انڈیا کے دارالحکومت دلی میں ایک بچی کے ساتھ ریپ کیا گیا اس کے خلاف پورے انڈیا میں احتجاج کی شدید لہر اٹھی اس میں انہی سیکولر قوتوں نے جو پلے کارڈز اٹھائے تھے اس پر ریپ کرنے والے کو سزائے موت کا مطالبہ تھا۔اسلام کے تصور سزا میں وہاں رحم کی کوئی جگہ نہیں جہاں ایک فرد کا جرم معاشرے پر اثر انداز ہو رہا ہو۔اسی لیے اسلام نے ان کے لیے شدید سزائیں مقرر کی ہیں۔اگر ان سزاوں پر عمل درآمد ہو جائے تو خواتین پر جنسی تشدد کا سوچنا بھی محال ہو جائے گا۔

غیر اسلامی معاشرتی روایات

معاشرے میں بہت سے ایسے رسم ورواج فروغ پا گئے ہیں جن کی وجہ سے معاشرے میں جنسی تشدد کو تحریک ملتی ہے اور یہ رسم ورواج اور روایات بنیادی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔جن میں چند ہم مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ مخلوط ماحول: اسلام نے گھر میں آنے جانے اور کس سے کس حالت میں ملنا ہے؟ سب کے آداب معین کیے ہیں۔آج کل ہمارے معاشرے میں ان آداب کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے ،اس کا نتیجہ جنسی تشدد کی صورت میں نکلتا ہے۔آج کل ہوم ورک مل کر کرنا ہے، فنکشن میں کلاس فیلو کے ساتھ جانا ہے،ٹرپ ہے غرض بات بات پر نوجوان بچے اور بچیاں تنہائی میں مل رہے ہوتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: **ألا لا يخلُوَنَّ رجلٌ بامرأة إلا كان ثالثهما الشيطان**[27] جب مرد اور عورت کسی جگہ اکیلے ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ان قیود کا خیال رکھا جائے جن کو اسلام نے معاشرتی زندگی کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔عرب کے زمانہ جاہلیت کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے: **وأَغُضُّ طرفي ما بدَتْ لي جارَتي--حتى يُواري جارتي مأْواها**[28] جب میری پڑوسن آتی ہے تو میں اپنا چہرہ چھپالیتا ہوں۔یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں چلی جاتی ہے۔

۲۔ ذات پات: یوں لگتا ہے جیسے ہمارے معاشرے میں ایک ذات پات کا نظام قائم ہے، جس کی پیروی کی جا رہی ہے۔بچہ ایک جگہ شادی کرنا چاہتا ہے بچی بھی راضی مگر صرف اس لیے نہیں کی جاتی کہ ان کی برادری الگ ہے یا ان کی وہ لوئر کلاس کے لوگ ہیں۔اسی طرح بچی کہیں شادی کرنا چاہتی ہے اور شرعی طور پر کوئی مانع نہیں ہے تو وہاں شادی نہیں کی جاتی۔اس سے بے راہ روی کو جگہ ملتی ہے جب درست راستے بند کیے جاتے ہیں تو غلط راستے کھلتے ہیں جن سے جنسی تشدد معاشرے میں عام ہوتا ہے۔نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: **امر رسول االله ﷺ بني بياضة ان يزوجوا ابا هند**

امراۃ منہم فقالوا یارسول اللہ ا نزوج بناتنا موالینا؟ فانزل اللہ عزوجل (اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی...) "رسول اکرم ﷺ نے بنو بیاضہ کو حکم دیا کہ وہ ابو الہند کے ساتھ اپنی ایک عورت کی شادی کر دیں۔ انہوں نے کہا: کیا ہم اپنی بیٹیوں کا نکاح غلاموں سے کر دیں؟ اس موقعہ پر یہ ایک آیت نازل ہوئی اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی۔۔۔"[29]

۳۔ رضامندی کے بغیر شادی: یہ ایک بہت بڑا المیہ یہ بھی ہے۔ بچوں کے ساتھ کم اور بچیوں کے ساتھ یہ معاملہ زیادہ ہوتا ہے کہ ان کی شادی ہوتی ہے اور ان سے کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تمہاری کیا رائے؟ یہ ایک غیر اسلامی طریقہ ہے جو دیگر مذاہب اور معاشرے کے جبر کی پیداوار ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت بالکل واضح ہے: جس وقت حضرت علیؓ، حضرت زہراؓ سے شادی کے سلسلے میں تشریف لائے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو ہم اپنی بیٹی فاطمہؓ کے سامنے اس مسئلہ کو رکھیں۔ لیکن حضرت زہراؓ خاموش رہیں اور آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا۔ تو پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ اکبر سکوتھا اقرارھا جب بچی سے پوچھا جائے اور وہ خاموش رہے تو اس کا مطلب ہے بچی راضی ہے۔[30] آپ نے ان سے دریافت کر کے یہ اصول طے کر دیا کہ بیٹی کی مرضی کے بغیر شادی نہیں ہو گی۔ اس طرح اپ ﷺ نے اس سمت سے ہونے والے جنسی تشدد کا راستہ ہی بند کر دیا۔

۴۔ غیر اسلامی روایات: شادی بہت ہی سادہ سا ایونٹ تھا جسے آج اتنا مشکل کر دیا گیا ہے کہ لاکھوں روپے کے اخراجات اس پر کرنے پڑتے ہیں۔ صرف مہندی کی رسم پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، پہلے گھروں ہی مہندی لگا دی جاتی تھی اب تو اس کے بھی قواعد وضوابط بن گئے۔ صرف دلہن کا نارمل لہنگا جسے اب فرض شمار کر لیا گیا ہے وہ چالیس پچاس ہزار کا آرہا ہے۔ ان روایات نے شادی کو مشکل کر دیا جس سے معاشرے میں جنسی تشدد عام ہوا۔ اللہ کے نبی نے اپنی بیٹی کو چند مٹی کے برتن، چکی اور بستر دے کر اپنے گھر سے روانہ کیا آج پاکستان کا غریب سے غریب باپ بھی صرف انہیں اشیا پر اکتفا کرنا چاہے تو وہ ایک دو ماہ میں اپنی بچیوں کی شادی کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بڑے بڑے جہیز دینے کی رسم ہندووں سے آئی ہے معروف محقق موسی خان لکھتے ہیں:

> "چونکہ ہندو لڑکیوں کو اپنی جائیداد میں سے حصہ نہیں دیتے تھے اس لئے شادی کے وقت اکٹھا ہی جو میسر ہو سکا جہیز کے نام سے لڑکی کے حوالے کر دیا۔ ہندووں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی آہستہ آہستہ اس رسم کو اپنا لیا حتی کہ جہیز شادی کا جزو لاینفک بن گئی۔"[31]

سیرت نبی اکرم ﷺ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ ضرورت کے استعمال کی حد تک جہیز بچی کو دیا جائے یہ نیا گھر بسانے میں مدد ہے۔ سیرت پر عمل سے شادی آسان ہو گی اور اس کے نتیجے میں معاشرے سے جنسی تشدد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

نتائج وخلاصہ بحث

۱۔ جنسی تشدد کی اہم وجہ شادی نہ کرنا یا تاخیر سے کرنا ہے اس لیے شادی کو آسان بنا کر اور جلدی کر کے جنسی تشدد میں واضح کمی لائی جا سکتی ہے۔ **۲۔** میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو گھر ٹوٹنے کے نتیجے میں ہونے والے جنسی تشدد سے بچا جا سکتا ہے۔ **۳۔** معاشرے کی

اسلامی بنیادوں پر تربیت کا انتظام کیا جائے اور عملی طور پر پردے اور محرم و نا محرم کا خیال رکھا جائے تو جنسی تشدد میں بڑے پیمانے پر کمی ہو سکتی ہے۔۴۔ٹی وی،انٹرنٹ اور سوشل میڈیا کے استعمال کی سکول،کالج اور یونیورسٹی میں تربیت دی جائے تاکہ اس کے غلط استعمال کے نیتجے میں ہونے والے جنسی تشدد سے بچا جا سکے۔۵۔مغربی تہذیب کے منفی اثرات کو دور کیا جائے تو اسکے نتیجے میں پیدا ہونے والے تشدد سے بھی بچا جا سکتا ہے۔۶۔غیر اسلامی معاشرتی روایات کے پھیلاو کو روکا جائے اس کی جگہ آسان نکاح کی تحریک شروع کی جائے اس سے بھی معاشرے میں جنسی تشدد میں کمی آئے گی۔۷۔سزا کا نہ ہونا جرائم کو بڑھاتا ہے اس لیے ان جرائم میں ملوث لوگوں کو سزا دی جائے اور یہ اسلامی سزا ہو تو بہت بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ۔مولوی فیروز الدین، **فیروز اللغات**(لاہور:فیروز لمیٹڈ،1964)،1:627۔

Maulvī Ferūz-Al-Dīn, *Ferūz-al-Laghāt* (Lāhore: Ferūz-Limited, 1964), 1:627 .

[2]- https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/violence 07-03-2022 3:30pm

[3]- Cambridge dictionary,

[4] . http://sacha.ca/resources/what-is-sexual-violence 16-01-2020 12:05pm

[5] . What is Sexual Violence? National Sexual Violence Resource Center, Canada ,2010 Page:1

[6]- Black, M. C., Basile, K. C., Breiding, M. J., Smith, S.G., Walters, M. L., Merrick, M. T., Stevens, M. R. (2011). The National Intimate Partner and Sexual Violence Survey (NISVS): 2010 summary report Page:18

[7] Rennison, C. M. (2002). Rape and sexual assault: Reporting to police and medical attention, 1992-2000 [NCJ 194530]. Retrieved from the U.S. Department of Justice, Office of Justice Programs, Bureau of Justice Statistics Page :1

[8] . http://worldpopulationreview.com/countries/rape-statistics-by-country/ 16-01-2020 02:05pm

[9]- https://www.bbc.com/urdu/pakistan-43648384 07-03-2022 3:35pm

[10]- https://www.dw.com/ur/%D8%AC%D9%86%D8%B3%DB%8C- 16-01-2020 02:35pm

[11] . https://www.bbc.com/urdu/pakistan-43637489

[12]- https://tribune.com.pk/story/758602/violence-against-children-child-homicide-rate-in-pakistan-among-worlds-worst/ 07-03-2022 3:38pm

[13] ۔طبرانی، سلیمان بن احمد، **معجم الاوسط**(بیروت، دار لکتب العلمیہ 1999ء)، رقم:7647۔

Al-Ṭabrānī, Sulaimān bin Aḥmad, *al-Mu'jam al-Aūasaṭ* (Baīrūt:Dār Al-Kutub Al-ʿilmiya, 1999), No. 7647.

[14] - ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، **سنن ابو داؤد**(بیروت:المکتبۃالعصریۃ، س۔ن)، رقم:2143.

Abū Dā'ūd Sulaīmān Bin Al-Ashʿath,*Sunan Abū Da'ūd*(Beīrūt:Al-Maktaba Al-Aṣriyya,n.d.),No: 2143.

[15] ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**(دار طوق النجاۃ،1422ھ)، رقم:2908۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H), NO: 2908.

[16]- http://urdu.sahartv.ir/news/world-i343679 07-03-2022 3:39pm

[17] ۔جریدۃ المسلمون:شمارہ357،جمادی الآخر1412

Muslim Journal: No. 357, Jamadi Al-Akhar 1412

[18] ۔البخاری، **الصحیح البخاری**، رقم:506۔

Al-Bukhārī,, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, NO: 506.

[19]۔ترمذی، **سنن الترمذی**(مصر: مکتبۃ مصطفی،1975ء)،رقم:1455۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī*(Egypt: Maktaba Muṣṭafã,1975AD),No:1455.

[20] - عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ ،**المصنف**(الریاض: مکتبۃ الرشد1409ھ)،رقم: 10325.

`abdullāh Bin Muḥammad Ibn Abī Sheība,*Al-Muṣannaf* (Al-Riyaḍ:Maktaba Al-Rushad,1409AH), 10325.

[21]۔ڈاکٹر محمد تقی عابدی،اسلام اور جنسیات،عباس بک ایجنسی، لکھنو ۱۹۹۴ء، ص ۶۰

[22] -ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم: 4104.

Abū Dā'ūd,*Sunan Abū Da'ūd*, No: 4104.

[23]۔وحید الدین خان،**رازحیات**(دلی،مکتبہ الرسالہ 1997)،45۔

Wahīduddīn Khān, *Rāz-e-Ḥayāt* (Delḥī, Maktab al-Risāla 1997),45.

[24]۔احمد بن حنبل، **مسند**،(بیروت:دار الرسالۃ العالیۃ،2009ء)،رقم:23915

Ahmed bin Hanbal, *Musnad* (Beīrūt: Dār al-Risālah al-`Alamiyyah,2009 AH), No:23915.

[25]- https://www.naibaat.pk/20-Apr-2018/11876 07-03-2022 3:49pm

[26]۔البخاری، **الصحیح البخاری**، رقم:1386۔

Al-Bukhārī,, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, NO: 1386.

[27]۔ترمذی، **سنن الترمذی**، رقم:465۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī*, No:465.

[28]۔ محمد بن احمد القرطبی، **الجامع لاحکام القرآن**(القاھرۃ:دار الکتب المصریہ،1384ھ)12:222۔

Muḥammad Bin Aḥmad Al-Qarṭabī,Al-Jāmī' Li Aḥkām Al-Qur'ān(Al-Qaḥirah:Dār Al-Kutub Al-Miṣriyyah,1384AH),12:222.

[29]۔احمد بن حسین البیہقی، **السنن الکبری**(بیروت:دار الکتب العلمیہ،2003ء)، رقم:13558۔

Aḥmad ibn Hussein Al-Bayhaqī, *Sunan Al-Kubra* (Beīrūt: Dār Al-Kutub Al-'Ilmīyaḥ, 2003), NO:13558.

[30]۔ مجلسی، محمد باقر، **بحار الانوار**(تہران،دار الاضواء2002)43:93۔

Majlisī, Muḥammad Bāqir, Baḥār Al-Anwār (Teḥrān, Dār Al-Adwa 2002) 43: 93.

[31]۔ موسیٰ خان، **اسلام مین عورت کی حیثیت**(لاہور،دعا پبلی کیشن 2004ء)،10۔

Māsā Khān, *Islām main Ūrat kī Haithīat* (Lāḥore, Duā Publācations, 2004),10.